قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
# الفضل
لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعہ 17۔اپریل 2020ء | 23 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 93

## ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۹﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۰﴾

(الحجر:9-10)

ترجمہ: ہم فرشتے نہیں اتارا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

## فرمان خلیفہ وقت

### حقیقی مومن کے ایمان میں اضافہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ جب بھی خداتعالیٰ کے حوالے سے ان کے سامنے کوئی بات رکھی جائے، کوئی نصیحت کی جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اس نصیحت کا ان پر اثر ہوتا ہے اور یہ نصیحت ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے، بعض دفعہ ذاتی مصروفیات، ذاتی مسائل یا کئی دوسری وجوہات کی وجہ سے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات پر پوری طرح توجہ نہیں دے سکتا۔ انسانی فطری کمزوریاں غالب آ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ شیطان سستیاں پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً یاددہانی کرانے کا اور نصیحت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ جو حقیقی مومن ہے اس کو اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اگر حقیقی عذر ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کو دور کرنے کے لئے دعا کرے۔ اگر خود ساختہ بہانے ہیں تو نصیحت اور یاددہانی اس کو جھنجوڑنے اور ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہو جائے اور اُسے ہوشیار کرے کہ دیکھو جس رستے پہ تم چل رہے ہو یہ غلط راستہ ہے، شیطان کی گود میں گر رہے ہو، بعض حکموں پر عمل نہ کرنے کے لئے شیطان تمہیں بہکا رہا ہے تو یاد رکھو اصل پناہ گاہ خداتعالیٰ کی ذات ہے اور تمہاری ضروریات کو پوری کرنے والی اور اپنے بندوں سے پیار کرنے والی بھی خداتعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں ہے۔ پس ہرحالت میں، تنگی میں، آسائش میں، عسر میں، یسر میں، مجبوری میں یا سہولت میں اگر کسی پر توکل کیا جا سکتا ہے تو وہ خداتعالیٰ کی ذات ہے۔ پس جب حقیقی مومن کو اس خدا کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو یہ بات اسے ایمان میں بڑھاتی ہے اور ظاہر ہے جب ایمان میں بڑھے گا، جب احساس پیدا ہو گا کہ او ہو! ہم دنیاوی مصروفیات اور خود ساختہ مجبوریوں کی وجہ سے خداتعالیٰ کی بجائے دنیاوی سہاروں پر توکل کرنے لگ گئے تھے تو پھر وہ اپنے حقیقی اور اصل سہارے کی طرف لوٹے گا اور تمام تر توکل اس واحد ویگانہ پر ہو گا جو ربّ ہے، رحمن ہے، رحیم ہے، اپنے بندوں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے، مالک یوم الدین ہے، اپنے بندوں کے نیک اعمال کی جزا دیتا ہے، اپنی راہ میں کئے گئے ہر فعل اور ہر عمل کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔ یہی ایک مومن کی نشانی ہوتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 13۔اپریل 2007ء)

## اس شمارہ میں


- اداریہ۔ Thanks Ahmadiyya, you have given us hijab
- خطاب حضورانور برموقع سالانہ اجتماع واقفاتِ نو برطانیہ 2019ء
- استغفار کی قرآنی دعائیں
- رمضان کا استقبال کیسے کرنا چاہئے
- میری پیاری امی جان کی کچھ یادیں
- کرونا وائرس کی بیماری۔مستند معلومات اور مفید احتیاطی تدابیر

## فرمانِ رسول ﷺ

### اللہ کا شریک ٹھہرانا بڑا گناہ ہے

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہاکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے (گناہوں) کا نہ بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنااور جھوٹی گواہی دینایا جھوٹ بولنا۔ رسول اللہ ﷺ سہارا لئے ہوئے تھے۔آپ ﷺ بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے چلے گئے ہم نے سوچا کہ کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہماری تعلیم ۔ 5

### مسیحؑ ابن مریم کی وفات اور اُن کا مقام

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

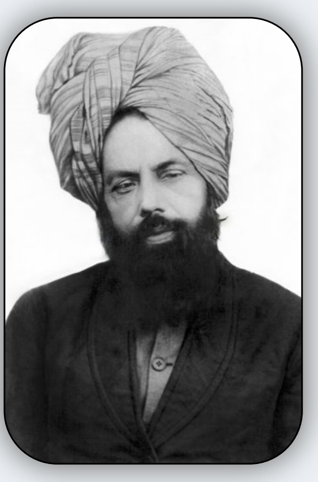

''یہ کیسا ایمان ہے کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو یہ کیا دین ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں نے مُردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنّت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنّت ہے اگر عیسیٰ زندہ تھا تو مرنے میں ہمارے رسول کی بے عزتی تھی سو تم نہ اہلسنّت ہو نہ اہل قرآن جب تک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدیؐ مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیساکہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔''

(کشتی نوح،روحانی خزائن جلد19صفحہ18,17)

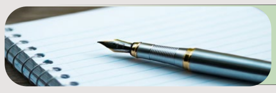

اداریہ

# Thanks Ahmadiyya, you have given us hijab

اسلام میں پردہ کا حکم ،دنیا بھر کی تمام مسلمان خواتین کے لئے ہے۔ ہر ملک، معاشرہ اور قوم میں پردہ کی مختلف کیفیات رائج ہیں۔ افریقہ میں ایک خاتون کا اپنے آپ کو ڈھانپ لینا ہی پردہ ہے۔ مجھے گزشتہ دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیرا لیون میں منعقد ہونے والے 57 ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت اور تمام ملک میں منعقد ہونے والی مختلف تقاریب میں حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ پر 24 ہزار 700شاملین میں سے نصف سے کچھ کم خواتین تھیں۔ ان میں اکثریت سفید لباس میں ملبوس، سروں پر حجاب لئے راستوں میں آتی جاتی نظر آئیں۔ کچھ غیر از جماعت خواتین کو بھی انتظامیہ نے مدعو کر رکھا تھا۔ وہ بھی full sleave اور full trouser اور سروں پر حجاب کے ساتھ نظر آئیں۔

اِسی پر بس نہیں۔ مجھے جب ملک بھر کی تقاریب میں جانا ہوا تو ہر تقریب میں خواتین کو اس ملک کے کلچر کے مطابق نہ صرف باپردہ پایا بلکہ mixed gathering والے کلچر میں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ جگہ بھی مخصوص تھی۔

قارئین الفضل آن لائن کو جان کر یہ خوشی ہوگی کہ احمدیہ مسلم اسکولز میں جماعت احمدیہ نے کچھ عرصہ سے حجاب متعارف کروا دیا ہے احمدیہ اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی تمام طالبات خواہ ان کا کسی اسلامی فرقے یا کسی مذہب سے تعلق ہو کے لئے یونیفارم اور حجاب پہننا ضروری ہے۔ ساوتھرن پراونس کے ہیڈ کوارٹر Bo کے احمدیہ سیکنڈری اسکول کا احاطہ میں جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے اختتام سے اگلے ہی روز جب طلبہ و طالبات اسکولز کے لئے آ جا رہی تھیں تو اسلامی تعلیم کا ایک حسین منظر پیش کررہی تھیں۔ full sleave شرٹ، full trouser کے پہناوے کے ساتھ سروں پر حجاب تھے۔ جسے ’’ ٹیوب حجاب‘‘ کا نام دیاگیا ہے۔

خاکسار اِسی روز سابقہ مربی ہاؤس اور مسجد ناصر دیکھنے گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1988ء میں اپنے تاریخ ساز دورہ کے دوران خطبہ جمعہ ارشاد فرمایاتھا تو اس وقت اسکولزمیں چھٹی ہو چکی تھی ۔ سڑکوں پر اسلامی یونیفارم میں ملبوس یہ طالبات واپس جارہی تھیں۔ یہ نظارہ بھی دیدنی اور دلوں کو بھا رہا تھا۔

سیرالیون دورہ کے آخری روز مجھے سیرا لیون میں قائم ہونے والی ابتدائی جماعتوں میں سے ایک جماعت روکوپُر کا وزٹ کروایا گیا۔ جہاں احمدیہ مسلم مسجد کے ساتھ ایک منہدم شدہ گھر بھی ہے۔ جس میں الحاج مولانا نذیر احمد علی مبلغ سلسلہ کی رہائش ہوا کرتی تھی اور خانہ جنگی کے دوران Rabbles نے اِسے توڑپھوڑ دیا تھا۔ اِسی وجہ سے ٹاؤن کی لوکل انتظامیہ کے تعاون سے جماعت احمدیہ نے اس سٹریٹ کو الحاج نذیر احمد سٹریٹ کا نام دے رکھا ہے۔

یہاں جماعت احمدیہ کے 3 اسکولز ہیں۔احمدیہ مسلم سیکنڈری اسکول کی بلند و بالا عالیشان خوبصورت عمارت کے ساتھ پرائمری اور نرسری اسکولز کی دو الگ الگ عمارتیں ہیں۔سیکنڈری اسکول کے ارد گرد چار دیواری تھی جس پر گیٹ لگا ہوا تھا۔ جو سیرالیون ماحول اور کلچر میں ایک انوکھی چیز لگ رہی تھی۔ مگر اس مضمون پر لاگو ہو رہی تھی جو خاکسار اس اداریہ میں بیان کر رہا ہے۔مجھے یہاں طلبہ و طالبات سے خطاب کرنا تھا۔ ہم جب اسکول میں داخل ہوئے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی۔ جماعت کا ہر فرد اور ہر طالب علم محبت کے جذبات میں بہہ کر اچھلنے کی کیفیت کے قریب قریب جذباتی ہو رہا تھا۔ حتیٰ کہ جناب پرنسپل اسکولز اس قدر جذباتی ہورہے تھے کہ خود ہی نعرے لگوانے شروع کر دیئے۔ایک ایسی پیاری اور روح کو چھیڑنے والی نعروں کی ایک آواز کانوں کو چھو رہی ہے جسے سُن کرمجھے سیدنا بلالؓ یاد آنے لگے۔ جن سے شین اور راء کا صحیح تلفظ ادانہ ہوتا تھا۔ آج اس موقع پر بھی کچھ ایسی کیفیت سننے کو مل رہی تھی۔نعرہ تکبیر کو ’’نعلا تکبیل‘‘اور اشھد کی آوازیں’’اسھد‘‘ میں تبدیل ہو رہی تھیں۔

خاکسار مع مکرم سعید الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ اور دیگر افراد جب اسٹیج کی طرف تقریب میں شمولیت کے لئے بڑھ رہے تھے جو بلند برآمدہ میں بنایا گیا تھا تو طلبہ و طالبات کا ایک جم غفیر تھا جو بڑے بڑے قد آور سایہ دار درختوں کے سایہ تلے کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ گو وہ کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر slogans اور نظموں سے ہمارا استقبال کر رہے تھے۔ مگر میں تو مسلسل زیر لب اللہ کاشکر ادا کر رہا تھا اور ان طالبات کو جماعت احمدیہ کے متعارف شدہ یونیفارم میں ملبوس دیکھ رہا تھا ۔ سر ٹیوب حجاب سے ڈھکے ہوئے تھے۔

خاکسارنے اس موقع پر اپنے خطاب میں حجاب سے سجی ان بچیوں کو سراہنے کے ساتھ ساتھ سورۃ الانبیاء کی آیت 11 لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْہِ ذِکْرُکُمْ کہ ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے کی تلاوت کرکے ان طالبات سے کہا کہ آپ اسلامی لباس میں ملبوس جو نظر آ رہی ہیں دراصل ایسالباس اور پردہ کرنے والی خواتین کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

آپ بہت خوش نصیب ہیں جو احمدیہ مسلم اسکول میں زیر تعلیم ہیں جو آپ کو اسلامی تعلیم سے آراستہ کرے۔ آپ جب قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو مختلف احکامات الٰہیہ اور اخلاق طیبہ کو سامنے رکھ کر اپنا محاسبہ کیا کریں کہ کیا میں اس قرآن تعلیم پر پورا اُتر رہی ہوں یا اُتر رہا ہوں۔ الغرض اپنےآپ کو قرآن کریم میں تلاش کریں۔ محترم امیر صاحب نے گھروں ،گلی کوچوں میں بھی اسلامی پردہ اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس عظیم عالیشان دلوں کو قابو کر لینے والے پروگرام کے بعد وفد کو پرائمری اور نرسری اسکولز کا دورہ کر وایا گیا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نرسری اور پہلی جماعت کی بعض بچیاں بھی حجاب میں تھیں۔پرائمری اور نرسری اسکولز کے دورہ کے بعد ہم جب مشن ہاؤس کی طرف جا رہے تھے تو مجھے سڑک پر احمدیہ اسکولز سے مختلف رنگ میں پورے یونیفارم میں ایک طالبہ جاتی نظر آئی تو میں نے امیر صاحب سے اس حوالہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارے مخالف دوست کے اسکول کی بچی ہے۔ اس مخالف نے جب ہمارے مقابل اسکول کھولا تو ٹاؤن کے باشندوں کے اصرار پر اسے بھی وہی یونیفارم اپنے اسکول کو دینا پڑا جو احمدیہ کا ہے۔ بلکہ مجھے یہ بھی بتلایا گیا کہ بعض کریسچن اسکولز نے بھی یہ لباس متعارف کروادیا ہے۔کیونکہ ان اسکولز کو طلبہ نہیں ملتے۔ بچوں کے والدین حجاب اور فل یونیفارم کی وجہ سے احمدیہ اسکولز کو ترجیح دیتے ہیں جو اب300 کی تعداد میں ہیں۔ بلکہ میں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ احمدیہ مسلم ہسپتالز میں نرسوں کا لباس بھی ایسا ہے جس میں تمام جسم کو ڈھانپا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کا لوگ شکریہ ادا کر تے ہیں اور علی الاعلان اس امر کا اظہارکرتے ہوئے کہتے ہیں

Thanks Ahmadiyya, you have given us uniform and hijab

یہ حجاب متعارف کروانے میں جماعت کو بعض جگہوں پر بہت مخالفت کا سامنا کرنا پڑاہے۔ جماعت کو کہاگیا کہ یہ سیرا لیونین لباس نہیں۔ انہیں سمجھایاگیا کہ کیا ٹائی بھی سیرا لیونین لباس میں آتی ہے۔ یہ بھی تو آپ لوگوں نے عاریتاً یا ادھار لے رکھی ہے۔ ایک عملی جہاد سے گزر کر جماعت کے اسکولز نے یہ پردہ یعنی حجاب اپنایا ہے۔ بلکہ اب تو سیکنڈری اسکولز میں طلبہ میں بھی ٹخنوں تک پینٹ لازم قرار د ے دی گئی ہے۔ جس سے وہ تمام طلبہ ابGentle men یعنی شریف لگتے ہیں۔

سیرالیون میں حجاب کا بہت ہی پیارا دلچسپ اور دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والا منظر دیکھ کر مجھے آنحضورﷺ کے دور میں ایک حبشی خاتون کا ایمان افروز واقعہ یاد آ رہا ہے اس پر اپنےاداریہ کا اختتام کرتا ہوں۔

حضرت عطاء بن ابو رباحؒ کو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں۔ حضرت عطاءؒ کو نے فرمایا کیوں نہیں ابن عباس؟ آپ نے ایک حبشی عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ حبشی عورت۔ نیز فرمایا اس نے بارگاہ رسالت نبی پاکﷺ میں حاضر ہو کرعرض کی۔ یا رسول اللہ ! مرگی کے مرض کی وجہ سے میرا ستر( Satar) کھل جاتا ہے۔ میرے لئے دعا کیجئے۔آپؐ نے فرمایا۔ چاہو تو صبر کرو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں اللہ سے تمہارے لئے دُعا کروں کہ وہ تجھے عافیت دے۔ اس حبشی عورت نے عرض کی کہ میں صبر کروں گی پھراس خاتون نے آنحضورﷺ سے عرض کی کہ دُعا کیجئے بوقت مرگی میرا پردہ نہ کھلا کرے تب آپؐ نے اس خاتون کے لئے دُعا کی۔

# خطاب حضورانور

سب سے بنیادی چیز جس کی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں یہ ہے کہ آپ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔

تحریکِ وقفِ نَو کے ہر رُکن بلکہ خدمتِ دین کے لیے زندگی وقف کرنے والے شخص کی یہ خواہش ہونی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام پر کیے جانے والے ہر اعتراض کا جواب قرآنِ کریم میں ہی مہیا کر رکھا ہے، چاہے وہ غیر مسلموں کی طرف سے ہوں یا لامذہب لوگوں کی طرف سے۔

اس دور میں اسلام کے خلاف جھوٹے الزامات لگانے والے لوگوں کا جواب دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کی کتب پڑھے بغیر ممکن نہیں

ایک واقفۂ نَو ہونے کے ناطے یہ آپ کا فرض ہےکہ آپ اپنے قول و فعل سے اسلام کی سچی اور پُرامن تعلیم کی تبلیغ کریں

گھریلو سکون اچھے اخلاق، میاں اور بیوی، والدین اور اولاد کے باہمی حسن سلوک ، ادب و احترام کے بغیر ناممکن ہے۔
اس لیے واقفاتِ نَو ہونے کی حیثیت میں آپ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا آپ کے لیے ضروری ہے۔

اگر مائیں اپنی اہم ترین ذمہ داری نبھانے والی ہوں تو ہمارے مذہبی عقائد ہماری آنے والی نسلوں میں راسخ رہیں گے

جماعت احمدیہ برطانیہ کی واقفاتِ نَو کے سالانہ اجتماع 2019ء کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کےانگریزی خطاب کا اردو متن
(مورخہ 6۔اپریل 2019ء بمقام طاہرہال، مسجدبیت الفتوح مورڈن)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ آپ کو ایک مرتبہ پھر واقفاتِ نو کے نیشنل اجتماع کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ نے یہاں منعقد کیے جانے والے پروگراموں اور مقابلوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہو گا۔

آپ بھی برطانیہ میں رہنے والی دوسری لڑکیوں کی طرح اس مغربی معاشرہ میں پلی بڑھی ہیں ۔ البتہ آپ ان سب سے ایک لحاظ سے مختلف ہیں اور وہ ایسے کہ آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے قبل ہی آپ کی آنے والی زندگی کو دین کی خاطر وقف کر دیا تھا۔ آپ کے والدین نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی خدمت اور اس کی تعلیمات کو دور دور تک پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کو اسلامی تعلیمات سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا ہے۔

ہر احمدی بلکہ حقیقت میں ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کا حق ادا کرے۔ پس سب سے بنیادی چیز جس کی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں یہ ہے کہ آپ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ نیز یہ کہ آپ کی نمازیں خلوص دل اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے پُر ہوں بجائے اس کے کہ محض جلدی جلدی نماز ادا کر کے سمجھ لیں کہ فرض ادا ہو گیا۔

عبادت کا حق حقیقی طور پر ادا کرنے کے لیے اس بات کو ذہن نشین کریں کہ آپ اس خدا کے سامنے جھک رہی ہیں جو سب طاقتوں کا مالک اور خوب سننے والا ہے اور یہ کہ آپ اپنے دل کی خواہشیں اور تمنائیں اس کے حضور پیش کر رہی ہیں ۔یقیناً تحریکِ وقفِ نَو کے ہر رکن بلکہ ہر مسلمان اور خدمتِ دین کے لیے زندگی وقف کرنے والے شخص کی یہ خواہش ہونی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ۔ چنانچہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتی چلی جائیں ۔

دوسرا اصول جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بابرکت شکل میں ہمیں ہمیشہ قابلِ عمل رہنے والی تعلیم عطا فرمائی ہے ۔قرآن کریم کا ہر ایک حکم فطرت انسانی کے عین مطابق ہے ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قرآن مجید چونکہ چودہ سو سال پہلے نازل ہواتھا اس لیے یہ دورِ حاضر کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا یا یہ کہ قرآن صرف پرانے زمانے کے لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا تھا۔ قرآن کریم کا ہر لفظ آج بھی اسی طرح قابل عمل ہے جیسا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھا۔

یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ قرآن عربوں پر نازل ہوا تھا اس لیے یہ صرف عربوں کے لیے ہے۔ جیسے قرآن کریم کی تعلیم عربوں کے لیے ہے ویسے ہی یہ یورپ میں رہنے والوں کے لیے بھی ہے اور امریکہ کے اور ایشیا کے اور افریقہ کے اور دنیا کے تمام علاقوں کے باشندوں کے لیے بھی ہے۔ قرآن کریم دورِ حاضر میں بھی اسی طرح موزوں (relevant) اور قابل عمل ہے جس طرح 1400سال قبل کے زمانہ کے لیے تھا۔ پس تمام واقفاتِ نَو کو اس بات کا خیال بھی اپنے ذہنوں سے نکال دینا چاہیے کہ اسلام پرانی طرز کا مذہب ہے یا کسی بھی طرح فرسودہ ہے۔ اسلام جس طرح گذشتہ زمانہ کا مذہب ہے اسی طرح حال اور مستقبل کا بھی مذہب ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا ۔ ان شاء اللہ۔

پس اسلام کو کیسی ہی تنقید اور اعتراض کا نشانہ کیوں نہ بنایا جائے اس کی وجہ سے آپ کبھی اپنے عقیدہ کے بارہ میں احساس کمتری یا شرمندگی کا شکار نہ ہوں۔ کوئی بھی ایسا اعتراض یا تنقید نہیں جس کا جواب نہ دیا جاسکتا ہو۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پر کیے جانے والے ہر اعتراض کا جواب قرآنِ کریم میں ہی مہیا کر رکھا ہے، چاہے وہ غیر مسلموں کی طرف سے ہوں یا لامذہب لوگوں کی طرف سے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دَور میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم کے صحیح معانی اور تفسیر سے روشناس کروایا اور ہمیں ایسے علمی دلائل سے لیس فرمایا جن کے ذریعہ ہم اسلام پر سوال اٹھانے یا اعتراض کرنے والوں کا جواب دے سکیں۔ پس قرآن کریم کے گہرے مضامین سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی طرف سے شائع کی جانے والی دیگر کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ یقیناً اس دَور میں اپنے عقیدہ کو درست طریق پر

سمجھنا اور اسلام کے خلاف جھوٹے الزامات لگانے والے لوگوں کا جواب دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کی کتب پڑھے بغیر ممکن نہیں ۔

آپ میں سے بہت ساری اس وقت نوجوانی کی عمر میں قدم رکھ رہی ہیں جبکہ کئی بالغ ہو چکی ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ اولاد بھی ہیں۔ آپ کو جو کہ شعور اور بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں یہ پختہ عادت بنا لینی چاہیے کہ آپ روزانہ کچھ وقت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب یا تحریرات کے مطالعے کے لیے مختص کریں کیونکہ یہ آپ کو اپنے عقیدہ کے دفاع کے لیے مناسب اور ضروری دلائل سے آراستہ کر دیں گی۔

میں کئی مرتبہ اس موضوع پر بات کر چکا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کس طرح جامع اور دور رَس اثرات رکھتی ہیں۔ یقیناً قرآن کریم شروع سے لے کر آخر تک ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں سے لے کر وسیع تر معاشرے کے متعلق بھی تمام امور کے بارے میں علم اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے ۔

قرآن معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی گھرانے سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک ہر معاملہ میں رہنمائی کرتا ہے ۔ اسلام ہمیں انفرادی حقوق مثلاً بچوں کے حقوق کے بارے میں تعلیم دیتا ہے تو حکومت اور معاشرے کے افراد کے مجموعی حقوق کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تعلیمات کی تشریح فرمائی ہے تاکہ آپؑ کی جماعت کے لوگ اپنے عقیدے کو سمجھ سکیں اور ہر قسم کے جھوٹے الزامات اور تنقید کا جواب دے سکیں۔

پس آپ کو چاہیے کہ آپ ہر قسم کی ہچکچاہٹ اور خوف کو دور کر دیں اور اپنے عقیدے پر کامل یقین اور پختگی کے ساتھ قائم ہوں اور اس سے قطع نظر کہ آپ کل وقتی طور پر جماعت کے لیے کام کر رہی ہیں یا نہیں، ان لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیں جو اسلام کی پاک تعلیمات کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔

ایک واقفۂ نَو ہونے کے ناطے یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے قول و فعل سے اسلام کی سچی اور پر امن تعلیم کی تبلیغ کریں۔میرا ہمیشہ یہ تجربہ رہا ہے کہ اپنے آپ کو انتہائی ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ خیال کرنے والے دنیا دار طبقے کے سامنے جب بھی اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم پیش کی گئی ہے تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

خاص طور پر دنیا میں بڑھتے ہوئے تفرقہ اور فسادات کے حل کے لیے جب ہم ان کو اسلام کی پُر امن اور صلح پسندی پر مبنی تعلیم پیش کرتے ہیں تو اس کا ان پر ایک غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔اسلام کی عظیم الشان تعلیم بہت سے لوگوں کے لیے انتہائی خوشگوار حیرت کا باعث ہوتی ہے۔

اس لیے مخلص احمدی بچیاں اور خواتین ہونے کے ناطے آپ کو بطور واقفاتِ نَو کبھی بھی اپنے مذہب کے بارہ میں کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔آپ کے ذہن میں یہ خیال تک بھی نہ آئے کہ آپ کا دین پرانا یا فرسودہ ہے اور جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔اس کے بر عکس جتنا زیادہ آپ اپنے دین پر فخر کرنے والی ہوں گی، جتنا آپ اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالیں گی اتنا ہی زیادہ دوسرے آپ کی عزت کریں گے اور اس طرح آپ کا وقار بھی دنیا میں قائم ہو جائے گا۔

یقیناً کوئی اسلامی تعلیم ایسی نہیں ہے کہ جس پر عمل کی وجہ سے آپ میں احساسِ کمتری یا کسی قسم کی کوئی شرمندگی پیدا ہو۔ایک لحہ کے لیے بھی اس بات سے ہر گز مت گھبرائیں کہ آپ کے دینی عقائد کی وجہ سے دوسرے لوگ کیا کہیں گے یا یہ کہ آپ کو تمسخر کا نشانہ بنائیں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کو کرنے دیں۔

بعض لوگ پردے اور حجاب پر تنقید کرتے ہیں، بعض ہمارے طریق عبادت یعنی نماز کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بد قسمتی سے کچھ احمدی نوجوان اس وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور شرمندگی اور ہتک محسوس کرنے لگتے ہیں۔

اگر آپ کو اپنے دین پر عمل کرنے کی وجہ سے تمسخر کا نشانہ بنایا جارہا ہے تو اس کو اپنی بے عزتی ہر گز خیال نہ کریں بلکہ اس کواپنے لیے ایک اعزاز اور باعث ِ فخر خیال کریں۔ کیونکہ آپ مشکل وقت میں اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہی ہیں ۔ایسے حالات میں صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا سر اٹھا کر چلنا ہی اس دنیا میں وقار اور عزتِ نفس قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی اقدار کو بھلایا نہیں۔آجکل بہت سے لوگوں نے خصوصاً مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے اپنی حقیقی دینی شناخت کو کھو دیاہے۔ وہ لوگ بھی جو اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہیں ایسی زندگی گزار رہے ہیں کہ ان کا مذہب سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مغربی معاشرے کے بہت سے نوجوان کہنے کو تو مسیحی ہی کہلاتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی ایک بڑی اکثریت مسیحیت کی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہےاور ان کا چرچ کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

پچھلی نسل کے گزر جانے کے بعد جو کہ مذہب کی طرف مائل تھی دورِ حاضر کی نوجوان نسل میں مذہبی رجحان ناپید ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سے چرچ ویران ہو چکے ہیں اور حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ وہ سرِ عام نیلام ہو رہے ہیں۔ اس نسل کو اس بات کا احساس تک نہیں رہا کہ مقدس عبادت گاہ کو فروخت کرنا کوئی معمولی بات نہیں ۔

اسی طرح آج کل کا معاشرہ نام نہاد آزادی کے نام پر اپنے آپ کو انتہائی جدّت پسند اور ترقی یافتہ خیال کرنے لگ گیاہے اور سمجھتا ہے کہ اس نے تہذیب کی اعلیٰ حدوں کو چھو لیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسے جیسے معاشرہ مذہبی تعلیمات سے دور ہوتا گیا ویسے ویسے اخلاقی معیار گرتے چلے گئے۔ جدیدمعاشرہ اخلاقیات اور نیکی میں بڑھنے کی بجائے پستیوں میں گرتا گیا۔ خدا سے دوری کی وجہ سے آج انسان تہذیب کے بنیادی اصولوں سے بھی دور ہٹ چکاہے۔مثلاًاُس جدّت پسند دور میں اس بات کو معمولی سمجھا جاتا ہے کہ بچے والدین سے عزت سے پیش نہ آئیں یا ان کی بات نہ مانیں۔یہاں تک کہ بچے کا اپنے والدین اور بڑوں کے لیے احترام بھی ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کو بھی 'آزادی' اور 'خود مختاری'کا نام دیا جا تا ہے ۔

اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ معمولی سی سختی بھی کریں تو یہاں کے مقامی سرکاری ادارے دخل اندازی کرتے ہیں اور بعض اوقات پولیس کو بھی بلا لیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خاندانی اکائی ٹوٹ رہی ہے۔

کیا اس معاشرے کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ یہاں پر بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد سوشل کیئر میں داخل کی جا رہی ہے اور یہ کہ حکومتی انتظامیہ کو ان کی فلاح و بہبود کے لیے دخل اندازی کرنی پڑتی ہے۔ کیا اسی کو ترقی کہتے ہیں؟کیا یہی جدت ہے ؟کیا یہی ہمارے دور کی سب سے بڑی کامیابی ہے ؟اگرچہ دیر سے ہی سہی لیکن معاشرے کو اس بے لگام آزادی کے نقصانات کا ادراک ہونا شروع ہوچکاہے۔ مثلاًیہ دیکھنے کے بعد کہ خاندان کی اکائی ختم ہو چکی ہے اور بچوں میں اپنے بڑوں کے لیے ادب برائےنام بھی نہیں رہا اب مغربی معاشرے میں بھی کچھ لوگ اس کے خلاف اپنے تحفظات کا اظہار کرنے لگے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ معاشرے کے امن و سکون کا تعلق گھریلو امن و سکون سے ہے اور گھریلو سکون اچھے اخلاق، میاں اور بیوی ،والدین اور اولاد کے باہمی حسن سلوک ، ادب و احترام کے بغیر ناممکن ہے۔اس لیے واقفاتِ نَو ہونے کی حیثیت میں آپ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا آپ کے لیے ضروری ہے۔

قطع نظر اس کے کہ آپ بچیاں ہیں، نوجوان ہیں یا پختہ عمر کی ہیں آپ تمام واقفاتِ نَو پر لازم ہے کہ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں۔ آپ میں سے جو شادی شدہ ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے بچوں اور خاوندوں سے محبت کا تعلق رکھیں، ان کے حقوق ادا کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ آپ کا گھرانہ اسلامی روایات کی عملی تصویر ہو۔

جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ قرآنِ کریم جیسی بے نظیر کتاب کی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری ہمیشہ ہماری اولین ترجیح رہنی چاہیے۔لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی تفاسیر کا مطالعہ کریں اور اس امر میں فخر محسوس کریں کہ آپ ایک زندہ خدا کو ماننے والی اور ایک عظیم الشان نبیؐ کی پیروکار ہیں جس کی بیان فرمودہ تعلیمات رہتی دنیا تک قائم رہیں گی۔ ان شاء اللہ۔

اس بات کو بھی باعثِ فخر سمجھیں کہ ہمارا ایمان ہمارے لیے دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہو گا۔

اگر آپ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں گی تو یقیناً آپ اپنی روز مرّہ زندگی اور اپنے گھروں میں ہی جنت کا نظارہ دیکھ لیں گی۔

میں واقفین نَو بچوں کے والدین کو بھی یہ یاد کروانا چاہتا ہوں کہ انہیں ہمیشہ یہ مدّ نظر رکھنا چاہیے کہ انہوں نے اپنے بچوں کو اسلام کی خاطر وقف کیا ہے اور اگر وہ ان کے لیے

نیک نمونہ نہیں بنیں گے تو اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ یہ قصور اُن کا ہوگا کہ ان کا وقف کیا ہوا بچہ ہماری جماعت کی خاطر ایک مفید وجود نہیں بن سکا۔ پس اپنے بچے کو وقف کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ عمر بھر کے لیے اپنے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کا عہد کریں۔

اسی طرح ان واقفاتِ نو کو بھی جن کی شادی ہو چکی ہے اور وہ خود بھی مائیں بن چکی ہیں اس عہد کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے جو پہلے ان کے والدین نے کیا اور اب انہوں نے اپنی اولاد کے لیے کرنا پسند کیاکہ انہوں نے اپنے بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کرنی ہے اور ان کے لیے نیکی کا ایسا نمونہ قائم کرنا ہے کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چل کر بہترین تربیت پا سکیں۔ اگر آپ اس طرح اپنی زندگی کو گزاریں گی تو جماعت ہمیشہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ ان شاءاللہ

اسلام میں عورت کا مقام اس قدر بلند ہے کہ عورتوں ہی کی اعلیٰ کاوشوں کی بدولت آئندہ آنے والی نسلیں اپنے ایمان پر قائم رہیں گی۔ اگر مائیں اپنی اہم ترین ذمہ داری نبھانے والی ہوں تو ہمارے مذہبی عقائد ہماری آنے والی نسلوں میں راسخ رہیں گے ورنہ ہمارا حال بھی ان دیگر مذاہب کی طرح ہو جائے گا جنہوں نے وقت کے ساتھ اپنی اقدار اور روایات کو کھو دیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ عیسائی اپنے گرجا گھر بیچ رہے ہیں اور کچھ یہودی بھی اپنے معبدوں کے ساتھ ایساہی کر رہے ہیں۔ لہذا اگر ہم اپنے ایمان پر نیک نیتی سے قائم نہیں رہیں گے اور آنے والی نسلوں کے لیے نیک نمونہ پیش نہیں کریں گے تو ہماری مسجدیں بھی دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کی طرح ویران اور بے آباد ہو جائیں گی۔ لیکن ان شاءاللہ ایسا وقت ہرگز نہیں آئے گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام قیامت تک ایک زندہ مذہب کے طور پر قائم رہےگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے احیا ئے نَو کے لیے بھیجا اور آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ دوبارہ قائم فرمایا۔

لہٰذا ایسا تو نہیں ہو گا کہ ہماری مساجد بیچی جائیں یا جماعت کی ترقی رک جائے ۔ ہاں! وہ لوگ جو اپنی ذمہ داریوں سے کوتاہی برتیں گے اور ایمان پر قائم نہیں رہیں گے وہ خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور ان کی نسلیں بھی اس مادہ پرست دنیا میں کھو جائیں گی۔

ایک احمدی عورت، ایک احمدی ماں ،ایک احمدی بیٹی اور ایک واقفۂ زندگی ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے فرائض یاد رہنے چاہئیں۔ بے شک آپ مستقل طور پر کسی جماعتی ادارے میں خدمات نہ بجا لا رہی ہوں، آپ سب واقفات زندگی ہیں لہذا اپنے دینی علم میں اضافہ کرتی رہیں تا کہ آپ اپنے عقیدے کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھال سکیں اور اسلامی اقدار اپنے بچوں میں راسخ کر سکیں ۔ نیک بنیں اوراعلیٰ اخلاق پر قائم رہیں، ہمیشہ سچ بولیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ہر روز پہلے سے بہتر مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ اسی صورت میں ہم اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہماری اولاداور آئندہ آنے والی نسلیں محفوظ ہاتھوں میں ہوں گی اور بڑے ہو کر جماعت کے لیے باعث فخر ہوں گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن مرد وں اور مومن عورتوں کے لیے سب سے ضروری یہ بات ہے کہ وہ ہمیشہ تقویٰ کو مقدم رکھیں ، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی نیکی اور اچھی عادت کو اپنانے والے ہوں۔ اسلام کے لیے جانفشانی اور وفاداری سے خدمت بجا لانے والے ہوں۔اس لیے کوشش کریں کہ آپ سب سے زیادہ سچی، سب سے زیادہ محنتی اور اسلام کی خدمت کرنے والی، سب سے وفادار خدمتگار بنیں ۔ اسلام کے پیغام کو پھیلانا اپنی عمر بھر کی ذمہ داری سمجھیں ۔ خدا تعالیٰ آپ سب لوگوں کو نیکی اور تقویٰ سے زندگی گزارنے اور اپنے خالق سے قرب میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی گود میں پلنے والی نسلوں کی اس طریق پرپرورش کرنے والی ہوں کہ جن سے جماعت کی روحانی ، اخلاقی اور علمی ترقی کے سامان ہوتے رہیں اور کوئی ایسا احمدی بچہ نہ ہوجو اسلامی تعلیمات سے دور جا کر اپنی زندگی کو ضائع کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ سب حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والی اور جماعت احمدیہ کے لیے مفید وجود بنیں اور جماعت کے لیے مستقل طور پر ایک باعث فخر وجود ہوں۔آمین

(الفضل انٹر نیشنل 10مئی 2019ء)

☆...☆...☆

## خدمتِ خلق کرنے والوں کے نام

جو بنجر موسموں میں بارشوں کے گیت گاتے ہیں
جو کر کے ہاتھ زخمی راہ سے کانٹے اُٹھاتے ہیں
وہ جن کے ہاتھ میں دیپک دعا کے جِھلملاتے ہیں
جو تتلی پھول اور خُوشبو کے موسم ساتھ لاتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

***

جو اپنی ذات کی پرچھائیں سے آگے نکل جائیں
کسی کی آنکھ کے آنسُو ستاروں سے بدل جائیں
وہ جن کی مسکراہٹ دیکھ کر دِیپک سے جل جائیں
وہ جن کا نام سن کر خواب آنکھوں میں مچل جائیں
وہ جن کو دیکھ کر سب درد کے سورج پگھل جائیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

***

جو اپنے نام سے انسانیت کو معتبر کر دیں
کسی کی شب گزیدہ زندگی مثلِ سَحر کر دیں
محبت سے نگاہ ڈالیں تو ذرّوں کو گہر کر دیں
مِلائیں ہاتھ وہ ایسے کہ خوشبُو ہم سفر کر دیں
جو پتھر کھائیں ، دیکھیں ، مسکرائیں ، درگزر کردیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

***

جو شہرِ بے وفا میں بھی کیا وعدہ نِبھاتے ہیں
جو خود ناکام ہو کر بھی ، کسی کے کام آتے ہیں
جو بچھڑی کُونج کو پھر ڈار سے واپس مِلاتے ہیں
جو زخمی فاختہ کو گھونسلے تک چھوڑ آتے ہیں
اُسے تنہائیوں میں موت کے دُکھ سے بچاتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

***

وہ جن کی آنکھ کے اندر چھپے سیلاب ہوتے ہیں
مگر اُن کی دعا میں سو ادب آداب ہوتے ہیں
وہ جن کے اپنے پاؤں میں کئی گرداب ہوتے ہیں
مگر وہ روح کی پاتال تک شاداب ہوتے ہیں
وہ ایسے لوگ جو ہر دور میں نایاب ہوتے ہیں
ابھی وہ لوگ باقی ہیں

(مبارک صدیقی۔لندن)

# استغفار کی قرآنی دعائیں

- سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ

ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔ اے ہمارے ربّ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ:285)

- اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ

اے میرے ربّ! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (المومنون: 118)

- رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر(ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔ (البقرہ: 286)

- رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (آل عمران: 16)

- رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔ (آل عمران:147)

- رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ

اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔ (آل عمران:193)

- رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ

اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ (الاعراف:93)

- رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔ (القصص: 16)

- رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ

اے میرے ربّ! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔ (الابراہیم:41)

- رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ

اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو۔ (نوح: 28)

- اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِاَخِیۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ ۫ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ

اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (الاعراف:151)

- رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ

اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو بہت شفیق (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (الحشر: 10)

- رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ

اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (المومنون: 109)

- اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡغٰفِرِیۡنَ

تُو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (الاعراف: 155)

- رَبَّنَا وَسِعۡتَ کُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَۃً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِیۡلَکَ وَقِہِمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ

اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنّم کے عذاب سے بچا۔ (المومن:07)

## اک اسیر راہ مولا آج رخصت ہو گیا

جو خلافت کا تھا عاشق اور سچا جاں نثار
وہ نعیم الدین تھا اور دین کا خادم بھی تھا
دین کی غیرت کا پیکر وہ مجاہد کامگار
نہ جھکا سکا کوئی فرعون اس کے صدق سے
صدق پر قائم رہا وہ صدق کا تھا اک منار
اس مجاہد پر خدا کی رحمتیں ہوں صد ہزار
فضل کرنا اس پہ یا رب بے حساب و بے شمار

خواجہ عبدالمومن۔ناروے

بقیہ از صفحہ 7۔رمضان کا استقبال

بیماریوں کودور کرنے، روزوں، نماز، تلاوت قرآن کے لئے مددگار کے طور پر (طلوع ہو) اے اللہ! ہمیں رمضان کے لئے سلامت رکھیو اور رمضان کو ہمارے لئے سلامتی کا موجب بنا۔ اور اسے ہم سے اس حالت میں واپس لیجیئو کہ رمضان جائے اور تو ہمیں بخش چکا ہو، ہم پر رحم فرما چکا ہو اور ہم سے درگزر فرماچکا ہو۔

### رمضان کا چاند دیکھنے پر خصوصی دعا

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کا چاند دیکھتے تو دعا کرتے : یہ چاند خیر و برکت کا ہے، یہ چاند خیر و برکت کا ہے، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 10 : 400، رقم : 9798)

### آسمان پر رمضان کے استقبال کی تیاریوں کا منظر

رمضان کی آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے دروازے وا ہوجاتے ہیں اور خیر و برکت کے طالب ہر شخص کے لئے نیکیوں کا حصول آسان کر دیا جاتا ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ’’إذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان، صفدت الشیاطین ومردۃ الجن، وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب، وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب، وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل، ویا باغی الشر اقصر، وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ

یعنی جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رکھاجاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اور شر کے طلب گار! رک جا اور آگ سے اللہ کے بہت سے بندے آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات کو ہوتا ہے۔

( سنن ترمذی ۔ کتاب الصیام عن رسول اللہ ﷺ۔ باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ)

اسی طرح ایک روایت کے مطابق رمضان کا چاند دیکھنے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر وبرکت اورسلامتی کی دعا مانگی اور اس کے بعد لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا:۔

ایھا الناس ، ان ھذا شھر رمضان ، غلت فی الشیاطین و غلقت فیہ ابواب جھنم و فتحت فیہ ابواب الجنان ونادی مناد کل لیلۃ ، ھل من سائل فیعطی ، ھل من مستغفر فاغفر لہ

( فضائل رمضان لابن ابی دنیا۔صفحہ46۔ حدیث نمبر 20)

اے لوگو! یہ رمضان کا مہینہ ہے ۔ اس میں شیاطین جکڑ دئے گئے ہیں اورجہنم کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں اور اس میں جنتوں کے دروازے کھول دئے گئے ہیں۔ اور ہر رات کو منادی اعلان کرے گا کہ کیا کوئی مانگنے والا ہے تاکہ اسے عطا کیا جائے ، کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے تاکہ میں اسے بخش دوں۔

اللّٰھمَّ صلِّ علی محمَّد وعلی آل محمَّد، کما صلیتَ علی إبراھیم وعلی آل إبراھیم؛ إنَّك حمیدٌ مجید.

اللّٰھمَّ بارِك علی محمَّد وعلی آل محمَّد، کما بارَکت علی إبراھیم وعلی آل إبراھیم؛ إنَّك حمیدٌ مجید

انیس احمد ندیم ۔ جاپان

# رمضان کا استقبال کیسے کرنا چاہئے

## رمضان کی محبت میں آنحضورﷺ کے خوبصورت انداز

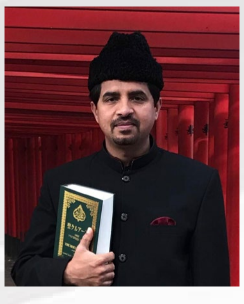

جوں جوں رمضان کے دن قریب آتے جاتے ،لقائے الٰہی کے اشتیاق میں آنحضور صلی اللہ علیہ کی تڑپ بڑھتی چلی جاتی۔ رمضان سے دو ماہ پیشتر رجب کے مہینہ ہی سے آپ کے ہاں رمضان کا تذکرہ شروع ہوجاتا ۔ ایک روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے مہینہ میں یہ دعا مانگا کرتے :۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی رَجَب، وَشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

(شعب الایمان للبیہقی جلد ۳ صفحہ 375 من طریق ابی عبد اللہ)

یعنی اے اللہ ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور رمضان نصیب فرما۔

جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں داخل ہوتے تو یہ ذوق وشوق مزید بڑھ جاتا اور آپ کے شب و روز گویارمضان جیسا رنگ اختیار کر لیتے ۔ گویا رمضان کی برکات سے بھر پور طریق سے فیضیاب ہونے کی خاطر ریہرسل فرمارہے ہوں ۔ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصوم، حتی نقول: لا یفطر، ویفطر حتی نقول: لا یصوم، فما رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر إلا رمضان، وما رأیتہ اکثر صیاما منہ فی شعبان

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں اس قدر نفلی روزے رکھتے کہ ہمیں محسوس ہوتا گویا آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے ۔ اور جب روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تو ہمیں لگتا کہ آپ مزید روزے نہ رکھیں گے ۔ نیز آپ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کے نفلی روزےرکھتے نہیں دیکھتا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

( صحیح بخاری ۔ کتاب الصوم ۔ باب صوم شعبان)

آپ شعبان میں اس کثرت سے روزے رکھتے کہ بعض احادیث میں کان یصوم شعبان کلہ کے الفاظ مرقوم ہیں ۔ یہاں کلہ سے نفلی روزوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے ۔ کیونکہ رمضان کی عظمت کے باعث آپ شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا چھوڑ دیا کر تے تھے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ :۔

ما رأیت رسول اللہﷺ یصوم شھرین متتابعین، إلا أنہ کان یصل شعبان برمضان

یعنی میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لگا تار دو مہینے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

لم یکن یصوم من السنۃ شھرا تاما إلا شعبان یصلہ برمضان

یعنی نبی اکرم ﷺ سال میں کسی مہینے کے مکمل روزے نہ رکھتے سوائے شعبان کے اسے رمضان سے ملا دیتے تھے۔

(سنن ابی داؤد ۔ کتاب الصیام باب فِیمَنْ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ)

پس یہ بھی استقبال رمضان کا ایک طریق تھا کہ آپ اس مبارک مہینہ میں داخل ہونے کی تیاری کے پیش نظر نفلی روزے رکھتے چلے جاتے اور روزے رکھتے رکھتے ہی رمضان کے مبارک ایام میں داخل ہوجاتے ۔ حدیث کے ان الفاظ سے یہ غلط فہمی نہیں لگنی چاہیے گویا آپ شعبان کے بھی مکمل دنوں کے روزے رکھتے تھے ۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ شعبان میں بکثرت نفلی روزے رکھتے ۔

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق آپؐ صحابہ کو بھی شعبان کے مہینہ میں روزہ رکھنے کی ترغیب دلاتے ۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔

اَنَّ رسول اللّٰہ ﷺ قال لہ او لآخر: ’’ اصمت من سرر شعبان؟

قال: لا، قال: فإذا افطرت فصم یومین

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ’’تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزے رکھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم افطار کے دن تمام کر لو تو دو دن روزے رکھو۔‘‘ ( صحیح مسلم ۔ کتاب الصیام۔ باب صوم سرر شعبان)

### استقبالِ رمضان کا ایک اورانداز

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی آمد کے پیش نظر شعبان میں بکثرت روزے رکھتے تھے ۔ لیکن اس بات کا بھی خاص خیال رکھتے کہ ماہ رمضان کی انفرادیت و عظمت قائم رہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ہدایت فرمائی ہے کہ :۔

لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین۔

یعنی رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ نہ رکھا جائے ۔

( صحیح بخاری ۔ کتاب الصوم ۔بَابُ لاَ یَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ وَلاَ یَوْمَیْنِ)

بعض روایات کے مطابق شعبان کے نصف آخر میں روزہ نہ رکھنے کی تلقین فرماتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب آدھا شعبان گزر جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔‘‘

(سنن دارمی۔ کتاب الصوم۔ باب النَّھْیِ عَنِ الصَّوْمِ بَعْدَ انْتِصَافِ شَعْبَانَ)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشائے مبارک یہ تھی کہ شعبان کے مہینہ کو رمضان میں داخل ہونے کے لئے روحانی اور اخلاقی تربیت کرتے ہوئے گزارا جائے ۔ لیکن رمضان کی آمد سے قبل روزے رکھنے چھوڑ دئے جائیں تاکہ فرحت و بشاشت اور صحت مندی کے ساتھ رمضان میں داخل ہوا جاسکے۔

### شعبان کے دن رمضان کے انتظار میں گن گن کر گزارو

شعبان کے دنوں میں رمضان کو پالینے کی تڑپ کا اظہار اس حدیث سے بھی ہوتا ہے جس میں آنحضورصلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے انتظار میں شعبان کے دن گن گن کر گزرنے کی تحریک فرمائی ہے ۔ روایت کے مطابق :۔

عن ابی ھریرۃ،قال: قال رسول اللّٰہ: احصوا ھلال شعبان لرمضان

یعنی شعبان کے چاند رمضان کے انتظار میں گن گن کر گزارو۔

(سنن ترمذی ۔کتاب الصیام عن رسول اللہ ﷺ)

رؤیت ہلال کے پہلو کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس حدیث سے یہ بھی مراد ہے کہ رمضان کی آمد کے پیش نظر شعبان کی تاریخوں کا بھی حساب رکھو ۔

### رمضان کی آمد کا اعلان اور ایک جامع خطاب

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے شعبان کی آخر ی تاریخ کو وعظ فرمایا اور رمضان کی آمد کی خبر دیتے ہوئے آ پ نے فرمایا:۔

’’سنو! سنو! تم پر ایک مہینہ سایہ فگن ہونے والاہے جو بہت بڑا اوربہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنافرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام کو ثواب ٹھہرایاہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نفلی نیکی بجا لائے گا تو وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ عام دنوں میں فرض کا ثواب ہوور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے گا وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرائض ادا کرے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے،یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کارزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہو نے اور آگ سے نجات کا سبب ہو گا اور اسے روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا مگر روزہ دار کے ثواب سے کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ ( یہ ثواب پیٹ بھر کرکھلانے پر موقوف نہیں) بلکہ اگر کوئی شخص ایک کھجور سے روزہ افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ کاپلادے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی یہ ثواب مرحمت فرما دے گا۔یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنم کی آگ سے آزادی کاہے۔ جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام اور نوکر کے بوجھ کو ہلکا کر دے تواللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور آگ سے آزادی عطا فرمائے گا۔ اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے لیے ہیں اور دوچیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگو۔جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کراتے ہوئے پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے اس کوایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہو نے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔‘‘

( صحیح ابن خزیمۃ:ج2 صفحہ 911 باب فضائل شھر رمضان- رقم الحدیث1887)

### رمضان کا چاند دیکھنے پرایک جامع دعا کا ذکر

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر جب آپ نے رمضان کا چاند دیکھا تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر یہ جامع دعا کی :۔

اَللّٰھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والعافیۃ المجللہ ، ورفع الاسقام والعون علی الصیام والصلوٰۃ وتلاوۃ القرآن، اللھم سلمنا لرمضان وسلمہ لنا ،وتسلمہ منا حتی یخرج رمضان وقد غفرت لنا ورحمتنا وعفوتنا۔

( فضائل رمضان لابن ابی دنیا ۔ صفحہ 46۔ حدیث نمبر20)

یعنی اے اللہ اسے(رمضان کے چاند کو) ہم پر امن، ایمان، سلامتی اسلام، عظیم عافیت کے ساتھ طلوع فرما۔ اور

باقی صفحہ6پر

تہمینہ مظفر۔ سیرالیون

# میری پیاری امی جان کی کچھ یادیں

میری امّی جان مکرمہ امۃ القیوم زوجہ ملک مظفر احمد 1944ء میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں ٹھروہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام چوہدری عبدالعزیز تھا۔ آپ مذہبی لحاظ سے ایک بہت مخلص گھرانے میں پیدا ہوئیں یہی اخلاص و وفا آپ نے آخری دم تک نبھایا ۔آپ کے دادا جان حضرت چوہدری مولا داد نے 1904ءمیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لائے تو اُن کے ہاتھ پہ شرفِ بیعت حاصل کیا اور پھر میرے نانا جان نے اپنے علاقہ کے رہنے والے اِرد گرد کے بہت سے لوگوں کو تبلیغ کرکے احمدیت میں شامل کیا ۔آپ خدا کے فضل سے بہت بڑے داعی الی اللہ تھے۔ میری امی جان نے اسی دینی ماحول میں آنکھ کھولی۔آپ ہمیشہ نماز ،روزے کی پابندی رہیں۔قرآن مجید سے بے انتہا محبت تھی اور تمام جماعتی چندے باقاعدگی سے ادا کرنے والی تھی۔

روزانہ بڑے اہتمام سے قرآن مجید کی تلاوت کرتیں اور رمضان کے مہینے میں قرآن مجید کے تین یا چار دَور مکمل کرتیں۔ اپنی وفات سے ایک گھنٹہ قبل بھی عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد قرآن مجید پڑھ رہی تھیں کہ اچانک انہیں سینے میں دَرد شروع ہوئی،قرآن مجید کو الماری میں رکھ کر لیٹ گئیں ، آنکھیں بند کرلیں اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ گو کہ ایک لمبے عرصہ سے انہیں شوگر اور بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق تھا۔ لیکن اپنی وفات والے دن وہ بالکل ٹھیک تھیں۔ انہوں نے اپنے سارے کام خود کئے، اپنے ہاتھوں سے دوپہر کا کھانا بنایا، خود کھایا اور میرے والد صاحب کو بھی دیا ۔کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کر کے اُٹھیں اور اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پی اور پھر باوضو ہوکر عصر کی نماز پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگیں تو طبیعت خراب ہوگئی۔

5 نومبر 2018 ء کا دن ہم سب بہن بھائیوں کے لئے بہت دُکھ بھرا دن تھا ۔کیونکہ ہم سب دیارِ غیر میں تھے اور امی جان کی اچانک وفات کی اطلاع ہمارے لئے بہت بڑا صدمہ تھا ۔لیکن ہمارے لبوں پہ بس یہی الفاظ تھے کہ ؎

”راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو“

آپ نے اپنے 6 بچوں کی پرورش انتہائی سمجھداری سے کی۔انہیں دینی اوردُنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا ۔آپ تربیتِ اولاد کے گُر بہت اچھی طرح جانتی تھیں۔ ہم سب بہن بھائیوں کو جو چیز سب سے پہلے سکھائی، وہ جھوٹ سے نفرت اور سچ سے پیار تھا ۔ہمیشہ کہا کہ جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ ہے اور کہا کہ کبھی مشکل کے وقت بھی جھوٹ کا سہارا نہ لینا۔ اگر ایک دفعہ یہ عادت پڑ جائے تو پھر اس بد عادت سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ پیاری امّی جان میں ایک اور نمایاں خوبی آپ کی ایمانداری تھی۔ آپ کے اِرد گرد رہنے والے سبھی لوگ آپ کی اس عادت سے واقف تھے ، محلّے کے لوگ اپنی امانتیں بے فکر ہوکر آپ کے پاس رکھواتے۔ میرے والد صاحب کی ایک چچی تھیں جو کہ بوڑھی ہونے کے ساتھ ساتھ اَن پڑھ بھی تھیں اور پیسوں کا حساب نہ کر پاتیں تو امّی جان کے پاس آتیں اور باہر صحن میں بیٹھ کر اُونچی اُونچی آوازیں دیتیں کہ باہر آؤ ۔سب کام چھوڑ کر پہلے میرے پیسوں کا حساب کر دو۔ جب میں کہتی کہ لائیں میں کر دیتی ہوں تو کہتیں کہ نہیں مجھے صرف اُسی پہ اعتبار ہے اُس کو بلاؤ ۔

اسی طرح خاکسار کے بڑے بھائی ملک مطہر احمد جو کہ اس وقت جرمنی میں مقیم ہیں، اُن کے بچپن کا ایک واقعہ ہے اور حقیقت میں ہر ماں کے لئے قابلِ تقلید ہے کہ میرے بھائی جان جن کی عمر اُس وقت10 سال تھی ،تو اُس وقت بچے پاکستان میں عیدمبارک والے کرنسی نوٹوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ تو میرے بھائی کو بھی کہیں سے 100 روپے کا جعلی نوٹ ملا اور امّی جان کو دکھا کر کہنے لگے کہ امّی یہ دیکھیں یہ نوٹ تو اصلی لگتا ہے مگر امّی جان نے کہا کہ یہ جعلی ہے اور کہیں استعمال مت کرنا، کیونکہ ایسا کرنا دھوکا ہے۔لیکن بھائی کا ذہن بچوں والا ہی تھا، اس لئے انہوں نے وہ نوٹ اپنے چند دوستوں کے ساتھ مل کر گھر کے سامنے والی کریانہ کی دُکان پہ دیا تو اُس نے اصلی سمجھ کر رکھ لیا۔ 10 روپے کے بسکٹ دیئے اور باقی90 روپے واپس کردیئے۔ بھائی جب گھر آئے اور امّی جان کو بتایا کہ دیکھیں میں نے جعلی نوٹ چلا لیا ہے۔ تو امّی جان سخت ناراض ہوئیں اور اسی وقت بھائی کو ساتھ لیا اور جا کر دُکاندار کو بتایا کہ تمہیں پتا نہیں چلا لیکن وہ نوٹ جعلی تھا ،تم یہ اپنے بِسکٹ بھی رکھو اور پیسے بھی۔ تو یہ تھا تربیتِ اولاد کا وہ خوبصورت انداز کے جسے ہر ماں کو اپنانا چاہئے۔ کیونکہ اُس وقت اگر وہ اپنے بیٹے کو نہ بتاتیں تو بچہ یہی سمجھتا کہ میں نے کوئی بُرا کام نہیں کیا۔اور اس کو آئندہ بھی ایسا کرنے کا رجحان مل جاتا۔ آپ نے ہمیشہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کئے۔ اپنے سے جُڑے ہوئے ہر رشتے کو بہت عزت اور احترام دیا ۔خاص طور پر اپنے سسرالی رشتوں کو بہت عزت دی اور اُن کی بہت خدمت کی ۔

خاکسار کے والد صاحب خدا کے فضل سے 12 بھائی تھے لیکن میرے دادا جان اور دادی جان کی تمام بہوؤں میں سے صرف میری امّی جان کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے اپنے ساس، سُسر کی خدمت کی اور ساری زندگی اُن کے ساتھ رہیں۔ ہمیشہ ہر کسی کی بات کو صبر اور حوصلے سے سنا ۔آپ صبر و وفا کا پیکر تھیں۔ اگر ہم بہن بھائیوں میں سے کچھ کہنے کی کوشش کرتا تو ہمیشہ منع کر دیتیں کہ نہیں آپ نے غلط بات کے جواب میں ویسا نہیں کرنا ۔خدا تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور وہ خود فیصلہ کرے گا۔

آپ خدا تعالیٰ پر بہت زیادہ توکل رکھنے والی خاتون تھیں۔خدا تعالیٰ نے اُنہیں اپنے بےانتہا فضلوں سے نوازا۔اِس دُنیا میں ہی خدا تعالیٰ نے اُنہیں بہت سکون دے رکھا تھا۔ اپنے بچوں کی طرف سے بہت خوش اور مطمئن تھیں کہ سب اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ اگر امی جان کو دُعا پر یقین تھا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی دُعائیں بہت سنیں۔ آپ کا خدا تعالیٰ پر ایمان اس قدر مضبوط تھا کہ اگر کوئی عورت ایسی شرک والی بات کرتی تو اُسے فوراً منع کر دیتیں اور سمجھاتیں کہ ہر چیز پر قادر خدا ہے۔ آپ کے توکل علیٰ اللہ کے ضمن میں ہی ایک واقعہ ہے کہ غیراحمدیوں میں شاید یہ کوئی بدعت تھی کہ جب کسی عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا تو ایسی عورت کو گھر میں آنے سے منع کردیا جاتا جس کا کوئی بیٹا نہ ہوتا ۔ جب ہمارے چھوٹے بھائی کی پیدائش ہوئی تو ہمارے محلّے میں ایک عورت رہتی تھی جس کی تین بیٹیاں تھیں بیٹا نہیں تھا۔ وہ اکثر ہمارے گھر آیا کرتی تھیں لیکن میرے بھائی کی پیدائش کے بعد اُس نے آنا بند کر دیا ۔ایک دن وہ گلی سے گزر رہی تھی توامی جان نےاُس عورت کو آواز دے کر بُلایا اور کہا کہ گھر کے اندر آؤ ، کیا بات ہے، اب تم کیوں نہیں آتی ۔تو اُس نے جواب دیا کہ میرا دل تو بہت کرتا تھا کہ آپ کے گھر آؤں اور بچے کو دیکھو لیکن مجھے ڈر تھا کہ اگر میرے جانے سے بچے کو کچھ ہوگیا اور جب بھی کسی کے گھر میں بچے کی ولادت ہوتی ہے تو وہ یہی چاہتا ہے کہ میں اُن کے گھر نہ جاؤں۔ جب امی جان نے اُس کی بات سُن لی تو اُسے اپنے پاس بٹھایا اور سمجھایا کہ دیکھو صرف خدا کی ذات باقی رہنے والی ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ کوئی چیز اپنے بندے کو دیتا ہے تو پھر کوئی کیسے لے سکتا ہے اور یہ کہہ کر میرے بھائی کو اُس عورت کی گود میں دے دیا ۔وہ بہت خوش ہوئی اور اُس نے کہا کہ میں نے آج تک کسی عورت کا اللہ تعالیٰ پر اس قدر یقین نہیں دیکھا ۔

امّی جان کی طبیعت میں عاجزی اس قدر تھی کہ اپنے آپ کو کبھی کچھ نہیں سمجھا ۔کوئی بھی گھر میں آجاتا تو اُسے عزت سے بٹھاتیں اور بڑے تحمل سے اُس کی بات کو سنتیں۔ ہمیشہ اپنی تکلیف کو بھول کر دوسروں کے لئے آسانی پیدا کرنے کی کوشش کرتیں۔ دوران بیماری امّی جان دو تین بار ہسپتال میں داخل ہوئیں تو خاکسار کو امّی جان کی دیکھ بھال کے لئے ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ اس دوران میں نے محسوس کیا کہ آپ اپنی تکلیف کو بھول کر میرا خیال رکھتیں اور مجھے کہتی رہتیں کہ آرام کر لو تم تھک گئی ہوگی اور جب میں کہتی کہ نہیں امی جان مجھے تو آپ کی فکر ہے تو کہتیں کہ میں اب ٹھیک ہوں ،میری فکر مت کرو۔ بہت حساس طبیعت کی مالک تھیں۔

جماعتی لٹریچر اور کتب کا مطالعہ بہت شوق سے کرتیں۔خاکسار کے پاس سیرت وسوانح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ تھی ،تو ایک دن پوچھنے لگیں کہ آپ نے وہ کتاب پڑھ لی ہے ۔میں نے جواباً کہا کہ جی میں نے پڑھ لی ہے تو کہنے لگیں کہ اب مجھے دے دو ،میں نے بھی پڑھنی ہے۔ میں نے وہ کتاب امّی جان کو دے دی۔ جس کا انہوں نے ایک ایک صفحہ غور سے پڑھا اور بعد میں مجھے اس کتاب میں لکھے گئے واقعات کے بارے میں بتاتی رہیں۔ اکثر نظمیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے اشعار زبانی یاد تھے۔بچپن میں جب سونے کے لئے ہمیں اپنے پاس لِٹاتیں، تو اُونچی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور نظمیں پڑھا کرتیں۔ سب سے پہلے جو نظم امّی جان نے ہم سب بہن بھائیوں کو سکھائی، وہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کی یہ نظم تھی۔ ؎

”قرآن سب سے اچھا ، قرآن سب سے پیارا“

جب بھی کبھی پریشان ہوتیں تو بہت دُعائیں کرتیں اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتیں۔

بارگاہِ اِیزدی سے تُو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے

قرآن مجید کی تلاوت بہت ذوق و شوق سے اور اُونچی آواز میں کرتیں۔ اسی وجہ سے ایک دن ہمارے ہمسائے میں ایک عورت تھی جس نے کہیں سے سن لیا تھا کہ احمدی کافر ہیں ۔وہ نماز اور قرآن نہیں پڑھتے ۔ایک دن جب امّی جان صحن میں بیٹھ کر تلاوت کر رہی تھیں تو اُس عورت نے اپنی چھت پر کھڑے ہو کر امّی جان کی تلاوت سُن لی۔ تو کہنے لگی کہ آپ کو کون کہتا ہے کہ آپ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔آپ تو اتنی اچھی تلاوت کرتی ہیں۔

جب میں امّی جان کے لئے یہ مضمون لکھ رہی تھی تو میرے والد صاحب جوکہ اس وقت کینیڈا میں ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ امّی جان کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے۔ تو انہوں نے جواباً کہا کہ بیٹی !میں کیا بتاؤں ،آپ کو تو سب پتا ہے۔ لیکن اگر بحیثیت خاوند میں اُس کی گواہی دوں تو میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کی ماں ایک انتہائی صابر وشاکر اور نرم دل خاتون تھیں اور بحیثیت بیوی بہت ہی وفا شعار اور اطاعت گزار تھیں۔ ہمیشہ میری خوشی کا احترام کرتیں، میرے گھر کو سنبھالا۔ زندگی کے ہر دُکھ اور سُکھ میں میرا ساتھ دیا ۔دُعاؤں پر یقین رکھتے ہوئے ہمیشہ مجھے حوصلہ دیا اور اپنا ہر معاملہ خدا کے سپرد کرنے کا کہتیں کہ خدا تعالیٰ بہتر کرے گا اور اگر کوئی پریشانی ہوتی تو یہ الفاظ آپ کے منہ سے نکلتے۔

”اچھا جو میرے اللہ کو منظور ہے“

جون 2017 ءمیں خاکسار دَوران وقف اپنی چھٹی پر پاکستان گئی تو تین ماہ اپنی امّی جان کے ساتھ گزارے۔ میرے اور میرے بچوں کے ساتھ بہت خوش رہیں اور واپس افریقہ آنے سے ایک دن پہلے مجھے کہنے لگیں کہ بہت اچھا کیا جو تم ملنے آگئی کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور پھر تم تو بہت دُور رہتی ہو۔ وہاں سے آنا بھی اتنی جلدی ممکن نہیں لیکن اگر مجھے کچھ ہوگیا اور ایسے حالات ہوگئے کہ تم نہ آسکو تو صبر کر لینا اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا۔ یہی وہ باتیں ہیں جو بہت یاد آتی ہیں۔آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ یہ دُنیا عارضی ہے اور ہر چیز کو فنا ہے ۔ہمیں بھی وہیں جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری پیاری امّی جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اُن کی اولاد کو ہمیشہ اُن کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے ۔آمین

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل! تُو جاں فدا کر

ڈاکٹر محمد احمد اشرف

# کرونا وائرس کی بیماری۔مستند معلومات اور مفید احتیاطی تدابیر

دسمبر 2019ء میں چین کے شہر Wuhan سے ایک نئی بیماری کی وبا شروع ہوئی ۔اور اس تیز رفتاری کے ساتھ یہ وبا دنیا بھر میں پھیلتی جا رہی ہے کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) اسے عوام الناس کے لیے عالمی سطح کی ہنگامی صورت حال قرار دے چکی ہے ۔ ایک خاص قسم کے کورونا وائرس سے پھیلنے والی اس بیماری کا نام Covid-19 ہے۔ جو اب تک کی معلومات کے مطابق انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔اس وبا کے نتیجے میں اکثر ممالک میں گھروں سے باہر تمام سرگرمیاں معطل ہو چکی ہیں ۔ اجتماعات ، جلسوں اور ہر قسم کی Gatherings پرپابندی عائد کی جا چکی ہے ۔ تعلیمی ادارے، کاروباری مراکز اور دفاتر وغیرہ سب بند ہیں ۔کئی ممالک میں Lock Down اور کرفیو تک کی نوبت آچکی ہے اور لوگ گھروں میں محصور ہیں ۔ دنیا بھر میں ہر روزہزاروں نئے لوگ اِس بیماری سے متاثر ہو رہے ہیں اور ہلاکتوں کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہو تا جا رہا ہے ۔ حکومتی سر براہان بھی عملاً یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ

حِیلے سب جاتے رہے

اِک حضرتِ تواب ہے

یہ بیماری آخر ہے کیا ؟ کیسے پھیلتی ہے؟ کن لوگوں کو متاثر کر تی ہے ؟ اس کا علاج کیا ہے اور اس سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کیا ہیں ؟ موجودہ حالات میں اِس بارے میں مستند معلومات کا ہونا ہم سب کے لئے نہایت ضروری ہے۔

یہ بیماری ایک خاص قسم کے کرونا وائرس سے پیدا ہوتی ہے ۔جو نہایت تیزی سے پھیلنے والا جراثیم ہے۔ اور بہت تھوڑے وقت میں انسانوں کو بیمار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ وائرس ان چھوٹے قطروں سے پھیلتا ہے جو کہ وائرس سے متاثرہ لوگوں کے چھینکنے اور کھانسے یا سانس لینے کی وجہ سے ہوامیں پھیل جاتے ہیں اور مختلف اشیاء کی سطحوں پر بھی کافی دیر تک موجود رہتے ہیں۔ایسے شخص کے ساتھ ہاتھ ملانے ، گلے ملنے یا وائرس سے آلودہ مقامات پر ہاتھ لگانے سے وائرس آپ کے جسم پر منتقل ہوجاتا ہے اور جب آپ اپنے ہاتھ سے آنکھیں، ناک یا منہ یا چہرے کاکوئی اور حصہ چھوتے ہیں تو یہ وائرس آنکھوں کی جھلیوں ،ناک یامنہ کے راستے آپ کے حلق اور پھر سانس کی نالی سے ہوتا ہوا پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔وائرس انسانی جسم میں داخل ہونے کے بعد بیماری کی علامات بعض لوگوں میں دو روز بعد ظاہر ہو جاتی ہیں لیکن بعض میں کچھ دنوں بعد،حتی کہ کچھ لوگوں میں تو پندرہ دن گزرنے کے بعد ہی ابتدائی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔گویا یہ ضروری نہیں کہ وائرس سے متاثرہ شخص کا پندرہ دنوں تک بظاہر علم ہو سکے ۔ اس لئے ہمیں ہر شخص سے ملنے میں احتیاط کرنے کامشورہ دیا جاتا ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ بظاہر تندرست دکھائی دینے والا شخص خود وائرس سے متاثر ہو چکا ہو جس کا اُسے بھی علم نہ ہو اور وہ اب وائرس پھیلانے کا موجب بن رہاہو۔ وائرس سے متاثرہ شخص کو ابتدائی طور پر بخار،کھانسی اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔اس کے علاوہ جسم میں درد اور کمزوری وغیرہ بھی اس کی علامات میں شامل ہے۔نیز کچھ مریضوں کو نزلہ،زکام،چھینکوں یا متلی ،قے،پتلے پاخانوں کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔تاہم اگر کسی شخص کو یہ علامات خصوصاً بخار،کھانسی اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی ہوتو اُسے گھر پر ہی رہناچاہئے۔جس حدتک ممکن ہو اپنے گھر کے اندر بھی گھر کے دوسرے افراد سے خود کو علیحدہ کر لیناچاہئے اور جلدسے جلد اپنے ڈاکٹر،قریبی ہسپتال یا حکومت کی طرف سے مشتہر کئے گئے نمبروں پر بذریعہ فون رابطہ کرنا چاہئے۔اور پھر اُن کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرناچاہئے۔ان علامات کی صورت میں اگر کورونا وائرس کی بیماری کا شبہ ہو تو پھراس کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے ۔رپورٹ عموماً ایک دو روز میں مل جاتی ہے ۔

اگر آپ کو بیماری کاشبہ ہو یا رپورٹ اگر پازیٹو ہواور تکلیف زیادہ نہ ہو تو پھر بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر مریضوں میں یہ بیماری ہفتہ دس دن بعد خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ مریض کو گھر پر ہی رہتے ہوئے خود کو دوسرے اہلِ خانہ سے علیحدگی اختیار کر کے صرف کچھ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا ہوتا ہے۔مکمل آرام ، ٹھنڈی حالت کی بجائے گرم یانیم گرم حالت میں کھانا پینا، بھاپ لینا ،مجوزہ ہومیو ادویات وغیرہ سب فائدہ مند ثابت ہوسکتے ہیں۔ بخار کے لئے Paracetamol استعمال کرنے کامشورہ دیا جاتا ہے۔اور Brufen دوائی لینے سے منع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانسی کا شربت اور دیگر علامات کے لحاظ سے اُن کی دوائی استعمال کی جاتی ہے۔80 فیصد سے زائد لوگوں میں یہ بیماری آگے نہیں بڑھتی۔لیکن بہت تھوڑےمریضوں میں یہ بیماری شدت بھی اختیار کر سکتی ہے جس کے نتیجہ میں سوگھنے کی حِس ختم ہو جانا، نمونیا کی شکل، سانس لینے میں شدید دشواری، سینے میں درد یا بعض دیگر پیچیدگیاں رونما ہوسکتی ہیں ، اس صورت میں ہسپتال میں داخل ہونے اور آکسیجن یا مصنوعی تنفس کی مشینوں کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس بیماری کا کوئی قطعی علاج ابھی تک معلوم نہیں کیا جا سکاگرچہ بہت سی دوائیوں کو علاج کے لئے آزمایاجارہا ہے اور بعض مریضوں میں بعض دوائیوں کے استعمال سے ان کے تندرست ہوجانے کا مشاہدہ بھی کیا جا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جلد کسی دوائی کے یقینی مفید ہونے کے بارے میں حتمی رائے قائم ہوسکے گی ۔ اِس وقت اکثر مریضوں میں علاج زیادہ تر علامات کے علاج پر ہی مشتمل ہے۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس بیماری میں مبتلا اکثر مریض جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں اور 100بیمار لوگوں میں سے صرف چند افراد میں ہی یہ بیماری جان لیوا ثابت ہورہی ہے۔لیکن یہ وائرس اُن افراد میں زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے جن کی قوتِ مدافعت کم ہوتی ہے مثلاً عمر رسیدہ افراد،ذیابیطس، دل کی تکلیف یا کینسر جیسی بیماریوں کے مریض یاتمباکو نوشی کرنے والے افراد اورپھیپھڑوں کی کسی بیماری میں مبتلا افراد۔

مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے یا Vaccines دریافت کی جاچکی ہیں۔ بعض وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسینز بھی موجود ہیں جن کو نہایت کامیابی سے ان بیماریوں سےبچاؤ کے لئے استعمال کیاجارہاہے۔لیکن چونکہ کروناوائرس کی یہ قسم اور اس سے پیدا ہونے والی بیماری چند ماہ پہلے ہی ظاہر ہوئی ہے۔اس لئے سائنسدان مسلسل اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں لیکن تاحال اس بیماری سے بچاؤ کے لئے ویکسین بنانے میں اُنہیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوسکی۔

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیو ماہرین کے مشورہ سے جو ہومیو ادویات حفظ ماتقدم کے طور پرتجویز فرمائی ہیں ان کا باقاعدگی سے استعمال اس بیماری کی وبا کے دنوں میں سب احباب کوضرور کرناچاہئے۔

چونکہ اس بیماری سے بچاؤ کے لئے کوئی ویکسین نہیں ہے اور معین علاج بھی ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا اس لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر کے ہی ہم اس بیماری سے ایک حد تک اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں ۔ اس سلسلہ میںSocial Distancing بیماری سے بچاؤ کیلئے نہایت اہم ہے ۔ سماجی فاصلہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ حتی الوسع گھروں میں رہیں،مصافحہ یامعانقہ سے گریز کریں۔دوسرے شخص سے کم ازکم ایک میٹر یاتین فٹ فاصلہ رکھیں، مجمع سے بچیں، غیر ضروری سفر سے اجتناب کریں، خواتین اور بچے گھر پر رہیں، بچے کھیل کے لئے بھی باہر نہ جائیں، بازاروں میں جانے سے اجتناب کریں۔کسی جنازہ کی صورت میں بھی اپنی شرکت کو محدود رکھیں۔معمولی مرض کی صورت میں ہسپتال کا رُخ نہ کریں۔اگر ہسپتال جانا بھی پڑے تو بنیادی تحفظ ماسک،سینیٹائزر،دستانےGlovesپہن کر جائیں اور مریض کے ساتھ ایک سے زیادہ افراد نہ ہوں۔

ہاتھوں اور چہرہ کی صفائی کاخاص خیال رکھا جائے۔ صابن کے ساتھ کم از کم بیس سیکنڈ تک دن میں کئی مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئیں ۔ خاص طور پر کھانسنے یا چھینک آنے کے بعد،کھانا کھانے سے پہلے،واش روم کے استعمال کے بعد،کرنسی نوٹوں کے لین دین کے بعد یا جب بھی آپکو ہاتھ صاف نہ محسوس ہوں۔ اپنی آنکھ ، ناک یا منہ کو چھونے سے اجتناب کریں ۔ دروازوں کے ہینڈل،لائٹ سوئچ،اور میز وغیرہ کوچھونے کے بعد ہاتھ صابن سے دھولیں۔ہاتھوں پرHand Sanitizer جس میں الکحل شامل ہو کا استعمال بھی مفید ہے۔

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے جیساکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ''گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے لیکن آجکل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہترہوتا ہے۔ مزید فرمایا : ۔ آجکل جو ڈاکٹر احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔ ہاتھ اگرگندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پر سینیٹائزر لگا کر رکھیں یا دھوتےرہیں لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر پانچ وقت کا نمازی ہے کوئی اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہے ہیں، ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اس سے ناک صاف ہورہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو یہ صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہےجو سینیٹائزر کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ بہرحال جو وضو ہے اور صحیح طرح اگر وضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور وضو

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

جو کرے گا انسان پھر نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔‘‘

Respiratory Hygiene کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔کھانستے یا چھینکتے وقت بعض باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

اپنی کُہنی ، آستین ،یا ٹشو پیپر میں کھانسیں یا چھینکیں اور استعمال شدہ ٹشوپیپر کو صحیح طریقہ سے Dust bin میں تلف کیجئے۔ دوبارہ استعمال نہ کریں ۔

جہاں تک ممکن ہو چہرے پر ماسک پہنا جائے۔کچھ ہفتے پہلے تک یہی خیال کیاجاتا تھا کہ یہ وائرس ہوامیں معلق نہیں رہتا اس لئے کہاجاتا تھا کہ اگر آپ صحت مند ہیں تو عام طور پر ماسک کا استعمال آپ کے لیے فائدہ مند نہیں ہو گا لیکن بعد کےمشاہدات سے یہ معلوم ہواہے کہ یہ وائرس ہوا میں بھی کچھ دیر تک رہتا ہے اس لئے اب ہر شخص کو ماسک پہننے کا مشورہ دیا جاتا ہے خاص طور پر اگر آپ کو نزلہ زکام کی علاما ت ہیں یا آپ کرونا کے مریض ہیں یا آپ کو کسی کے بہت قریب بیٹھنا ناگریز ہے یا آپ کسی ناگزیر ضرورت سے بازار وغیرہ گئے ہیں یا آپ طبّی عملہ میں سے ہیں تو عام سرجیکل ماسک پہن سکتے ہیں ۔N-95 ماسک کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب طبّی عملہ انتہائی نگہداشت یا Special Care Unit میں کام کر رہا ہویا کوئی خاص پروسیجر کیا جا رہا ہو ۔

عام سرجیکل ڈسپوزیبل ماسک پہننے سے پہلے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھو لیں،ماسک کے رُخ کا درست تعین کرنے کے بعد ماسک پہنیں اور پھر اس کی بیرونی سطح کو ہاتھ نہ لگائیں۔ایک ماسک کا کئی دنوں تک استعمال درست نہیں، اگر گندہ یاگیلا نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ ایک دن تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ استعمال کے بعد ماسک کو صحیح طریق پر ڈسٹ بن میں تلف کریں۔

اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھاکر بھی اس بیماری سے بچنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

اس مقصد کے لئے متوازن غذا استعمال کرنی چاہیئے۔گویا غذاملی جلی چیزوں پر مشتمل ہو اور اس میں پھلوں مثلاًمالٹے، مسمی، لیموں اور سبزیوں کا زیادہ استعمال کریں۔آٹھ سے دس گلاس پانی روزانہ پییئں۔بہتر ہے کہ نیم گرم پانی ایک گھنٹے یا آدھے پونے گھنٹے بعد ایک دو گھونٹ پی لیا جائے۔ پھر روزانہ گھر کے اندر واک یا کوئی ورزش کی جائے۔ نیز اپنے آرام پر بھی توجہ دینی چاہیئے۔ اس بارے میں ہمیں پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے ’’پھر اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لئے اپنے آرام پر بھی توجہ دینی چاہیئے۔ بچوں کو بھی عادت ڈالیں جلدی سوئیں اور جلدی اٹھیں۔ آٹھ نو گھنٹے کی نیند پوری کر کے۔ پھر بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ خاص طور پر یہ جو چپس وغیرہ کے پیکٹ ہیں ۔‘‘

جسم میں اگر کسی چیز کی کمی ہے مثلاً وٹامن بی، سی،ڈی، تھائیرائڈ ہارمون تو اسے دُور کرنے کے لئے دوائی یا غذا استعمال کی جائے،کوئی مستقل بیماری ہے تو اس کاعلاج بھی با قاعدگی سے جاری رکھا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ چونکہ پھیپھڑوں کی بیماری ہے اس لئے تمباکو نوشی سے مکمل پرہیزکیا جائے۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اس بارے میں افواہوں پر کان نہ دھریں ، نہ ہی سنی سنائی بات آگے پھیلائیں۔ حکومتی اور جماعتی ہدایات پر پورے طور پر عمل کریں۔ تازہ معلومات حاصل کرنے کے مستند ذرائع آپ کے علم میں ہونے چاہییں۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائیزیشن کی ہیلپ لائن ا س غرض کےلئے نہایت مفید ہے۔

ہمارےپیارے امام نے اس وبا کے ذکر کے ساتھ ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے، اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے ۔لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں، امراض، زلزلے، طوفان حضرت مسیح موعودؑکی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تواللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے‘‘ ۔

ٹل جائے گی تقدیر سے آفاتِ کرونا
بدلیں گے دعاؤں سے ہی حالاتِ کرونا
بے چین ، فکرمند ، پریشان ہو گر تم
سجدوں میں بیاں سارے یہ حالات کرونا
رحمت سے خداوند کی مایوس نہ ہونا
وا اُس کا ہے دَر آؤ مناجات کرونا

## ایڈیٹر کی ڈاک

### تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرم کولمبس خان۔جرمنی لکھتے ہیں:

مکرم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل لندن آن لائن
السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کی طرف سے ارسال کردہ الفضل آن لائین ملا ہے۔ فوراً اسے پڑھا ہے۔ مکرم غلام مصباح بلوچ کے مضامین میں بزرگان کی سوانح بیان کی جاتی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی صحبتِ صادقین ہے جو گھر بیٹھے عطا ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور آپ جس طریقے سے الفضل کی خدمت کر رہے ہیں آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور مقبولیّت پانے والے ہوں۔ آمین

## اطلاعات اعلانات

### ولادت

مکرم محمد کولمبس خاں۔ جرمنی لکھتے ہیں:

1۔جماعت احمدیہ مہدی آباد جرمنی میں عزیزم نبیل احمد ابن مکرم شفیق احمد اورعزیزہ فوزیہ انعم لون بنت مکرم فہیم احمد لون کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ سترہ دسمبر 2019ء کو بیٹی سے نوازا ہے ۔ مکرم شفیق احمد کے دادا مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ننگلی روزنامہ الفضل میں کاتب تھے ۔ نومولودہ کا نام علیزے احمد رکھا گیا ہے۔

2۔مورخہ 20 جنوری 2020 کو مکرم دانیال وِدُود (سیکریٹری تبلیغ و امورِ خارجیہ مہدی آباد جرمنی ) اور عزیزہ عروسہ وِدُود کو االلہ تعالیٰ نے ایک بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام نہال احمد وِدُود رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم غلام مصطفیٰ وِدُود سیکریٹری مال مہدی آباد کا پوتا اور مکرم پرویز طور مرحوم کا نواسہ ہے۔

دونوں بچے دین کی مسلسل خدمت کرنے والے خاندانوں سے ہیں۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت وسلامتی والی عمر سے نوازے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے دین کے خادم بنائے ۔آمین۔

| 17-اپریل2020ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:43 | 18:41 |
| مدینہ منورہ | | 04:39 | 18:44 |
| قادیان | | 04:31 | 18:59 |
| ربوہ | | 04:12 | 06:41 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 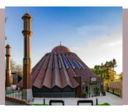 | 03:53 | 20:03 |